اور فکری طور پر پسپا ہو چکا ہے اور یہ کتاب اسی پسپائی سے نکالنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔

بظاہر یہ متفرق تحریروں کا انتخاب ہے لیکن جو لوگ اخذ و ترتیب اور تدوین و تصنیف کے آداب اور دکھ درد سے واقف ہیں، وہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ عارف اقبال صاحب نے کتنے وسیع مطالعے، کتنی محنت اور کتنی کاوش و دیدہ ریزی کے بعد یہ کتابیں تیار کی ہیں۔

سارے لوازمے کو نہایت سلیقے اور حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، سرورق اور جلد بندی سب کچھ عمدہ اور معیاری ہے اور قیمتاً نہایت مناسب ہے۔ مرتب اور ناشر اس کارنامے پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (ر - د)

بیسویں صدی میں برصغیر کے چند مسلم مشاہیر، ڈاکٹر محمد سلیم۔ ناشر: سنگِ میل پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۱۹۶۔ قیمت ۱۲۰ روپے۔

آندرے ژید نے ٹرائے کی جنگ کے حوالے سے ایک عجیب و غریب کردار کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب حملہ آوروں نے شہر پر قبضے کے لیے یلغار شروع کی تو شہر کے سبھی لوگ مال و دولت سمیٹے بھاگ رہے تھے، لیکن ایک نوجوان لڑکا اپنی پشت پر ایک بوڑھے کو، جو محض ہڈیوں کا پنجر تھا، لیے چلا جا رہا تھا۔ پوچھا گیا: ''تم سب کچھ چھوڑ کر اس بڈھے کھوسٹ کو کیوں اٹھائے جا رہے ہو؟'' نوجوان نے کہا: ''دولت تو کوشش کر کے دوبارہ مل جائے گی، لیکن ہڈیوں کا یہ پنجر میرے ماضی، میری دانش، اور میرے مستقبل کا نشانِ راہ ہے، یہ چھن گیا تو میرا سب کچھ چھن جائے گا'' --- افسوس کہ ہم نے اپنے نشاناتِ راہ کو بھلا دیا، گنوا دیا، بلکہ بوجھ سمجھ کر واقعی دفن کر دیا ہے۔ حالانکہ جو قومیں قحط الرجال کا شکار ہوں، ان کے لیے ماضی کے عظیم انسان لائٹ ٹاور کا سا کردار ادا کرتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم، نہ صرف پاکستان بلکہ ملت اسلامیہ کے ایک مایہ ناز سائنس دان، عالمی شہرت کے حامل ماہر طبیعیات (فزکس) اور ایک دردمند قلم کے مالک ہیں۔ زیرتبصرہ کتاب مصنف کے نو مضامین کا مجموعہ ہے، جن میں: قائداعظم، مولانا محمد علی جوہر، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حسرت موہانی، مولانا سید سلیمان ندوی، ظفر علی خان، مولانا شبیر احمد عثمانی، نواب بہادر یار جنگ